خطبہ جمعہ

بعنوان

پاکیزہ کردار عوام و حکمران

سلسلة منبر الحکمة

178

بتاریخ: 3 جنوری 2020

بمطابق: ٧ جمادی الأولىٰ ١٤٤١ هج

به اهتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ❁ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ❁ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ❁ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ❁ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ❁﴾ [المؤمنون: 1 - 5]

’’یقیناً وہ مومنین فلاح پا گئے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں، لغویات سے اعراض کرتے ہیں، زکاۃ کی ادائیگی کرتے ہیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔‘‘

دورِ موجود میں قوم کا اجتماعی طور پر اخلاقی دیوالیہ ہو چکا ہے اور میڈیا وار نے سب سے زیادہ نسل نو کے اذہان کو متاثر کیا ہے۔ سوشل میڈیا تک ہر فرد کی رسائی سے جہاں فوائد حاصل ہوئے ہیں اس سے کہیں زیادہ اس کے نقصانات سامنے آئے ہیں۔ نوجوان نسل نے اس کا مثبت استعمال کم کیا ہے جبکہ منفی بہت زیادہ۔ جس سے عوام کا اخلاق و کردار بھی بگڑا اور اشراف کی عزت بھی پامال ہوئی۔ بدقسمتی سے ایسا ہمیشہ سے ہی ہوتا آیا ہے کہ چند اخلاق باختہ عورتوں نے ہمارے اربابِ اقتدار کو اپنے دامِ فریب میں یوں پھانسا کہ وہ زبانِ حال سے کہہ رہے ہیں:

؎ پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں
اس عاشقی میں عزتِ سادات بھی گئی

موجودہ صورتِ حال کو آپ کے سامنے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر باخبر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بندہ آگاہ ہے کہ سوشل میڈیا سے شہرت پانے والی چند عورتوں نے ہمارے برسر اقتدار چند وزراء کی 'شرافت و اہلیت' کی ہنڈیا بیچ چوراہے کس طرح پھوڑی ہے۔ یہ صرف ان وزراء کے لیے ہی نہیں بلکہ ہمارے لیے بھی شرم کا مقام ہے کہ ہم کن خوبیوں کی بنا پر اپنا نمائندہ منتخب کر کے ایوانوں میں بھیجتے ہیں؛ ان خوبیوں میں ''شرافت اور پاکیزہ کرداری'' کو کبھی ہم نے شمار ہی نہیں کیا، جبکہ کسی بھی لیڈر اور عوامی نمائندے کے انتخاب کے وقت اس بنیادی خوبی کو لازماً ملحوظ رکھنا چاہیے، کیونکہ اگر لیڈر نازیبا حرکت کرے گا تو اس سے صرف اسی کی نہیں بلکہ پوری قوم کی جگ ہنسائی ہوگی۔ المیہ یہ ہے کہ ایسے رنگین مزاج لوگ ہر دورِ حکومت میں ہی موجود رہے ہیں۔

ایسے عوامی نمائندوں کے لیے بالخصوص اور عام لوگوں کے لیے بالعموم؛ آج کے خطبے میں یہ بتایا جائے گا کہ ان امور سے کس طرح محفوظ رہا جا سکتا ہے جو آدمی کی عزت اور کردار کو گہنا دیتے ہیں۔

1......شرم وحیا کو اپنائیں:

صرف لیڈران ہی نہیں بلکہ ہر مسلمان کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ شرم وحیا سے متصف ہوں۔ وہ آدمی کسی بھی طور سے دین اور معاشرے میں پسند نہیں کیا جاتا جس میں حیا نہ ہو۔ باحیا آدمی ہی عزت کا حق دار ٹھہرتا ہے جبکہ بے حیا نہ صرف رُسوائی کماتا ہے بلکہ اُخروی سزا کا بھی مستحق ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَان ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ))

''حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے، بدزبانی (یعنی بے حیائی) بداخلاقی کا حصہ ہے اور بداخلاقی جہنم میں (لے جانے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

والی) ہے۔‘‘

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی الحیاء، ح: 2009۔
سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحیاء، ح: 4184

گویا حیا صرف اخلاقیات ہی کا نہیں بلکہ ایمان کا بھی جزو ہے۔ اسے اتنی اہمیت اس لیے دی گئی ہے کہ اخلاق وکردار سے متعلقہ تمام تر امور 'حیا' ہی سے جڑے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی آدمی باحیا ہوگا تو اس کا سارا اخلاق ہی سنورا ہوگا اور اگر کوئی شخص بے حیا ہوگا تو اس کی ہر اخلاقی قدر ہی متاثر ہوگی۔ کوئی بھی شخص دوسروں کی جان ومال اور عزت کی پاسداری تب ہی کرتا ہے جب اس میں حیا موجود ہو، لیکن اگر وہ اس سے عاری ہو جائے تو پھر اس سے کسی بھی برے کام کی توقع کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الأُوْلَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ))

’’پہلے انبیاء کی کلام سے جو بات لوگوں نے یاد رکھی ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیاء محسوس نہ ہو تو جو تیرا جی چاہے کر۔‘‘

صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب حدیث الغار، ح: 3483

یعنی حیا کے ختم ہو جانے سے انسان بے مہار ہو جاتا ہے اور اس کے قلب ونظر میں کسی کا پاس ولحاظ نہیں رہتا۔

بے حیائی کے نقصانات:

بے حیائی کی مذمت اور حیا کی اہمیت نبی ﷺ نے اس طرح بھی اُجاگر کی ہے:

((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ))

’’بے حیائی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے بدصورت کر دیتی ہے اور حیا جس چیز میں بھی ہو اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔‘‘

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی الفحش والتفحش، ح: 1974- سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب الحیاء، ح: 4185

بدصورت کر دینے کی ایک صورت یہ ہے کہ اسے زمانے میں ذلیل ورُسوا کر دیا جاتا ہے۔لہٰذا رُسوائی سے بچنے کا ایک ہی آسان ساذریعہ ہے کہ انسان اپنی نگاہ میں، دل ودماغ میں اوراقوال واعمال میں حیا پیدا کرلے۔

بے حیائی صرف لوگوں میں ہی رُسوائی کا باعث نہیں بنتی بلکہ اللہ کے ہاں بھی قابلِ نفرت بنا دیتی ہے، اور بلاشبہ یہ کسی بھی مسلمان کے لیے سب سے بڑی سزا ہے۔جیسا کہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیءَ))

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حیا اور بدزبان شخص سے نفرت کرتا ہے۔''

[صحیح] صحیح ابن حبان: 5693 ۔ صحیح الجامع: 1817

اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْحَيَاءُ وَالإِيْمَانُ قُرِنَا جَمِيعاً ، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ))

''حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہیں، چنانچہ جب ان دونوں میں سے ایک اُٹھایا (ختم کیا) جاتا ہے تو دوسرے کا بھی خاتمہ ہوجاتا ہے۔''

[صحیح] مصنف ابن أبی شیبة: 25350 ۔ صحیح الأدب المفرد: 991 ۔ صحیح الجامع: 1603

مذکورہ تینوں فرامینِ نبویہ ﷺ سے معلوم ہوا کہ بے حیا انسان معاشرے میں بھی اپنی عزت کھودیتا ہے اور ذلیل ورُسوا ہوتا ہے، اللہ کے ہاں بھی قابلِ نفرت بن جاتا ہے اور دولتِ ایمان سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔استغفراللہ من ذالک!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حیا؛ ہمیشہ خیر ہی کا باعث بنتا ہے:

بے حیائی سے انسان ہر لحاظ سے نقصان اور خسارہ ہی کماتا ہے، اپنی عزت برباد کر لیتا ہے اور کبھی جان و مال کا نقصان بھی ہو جاتا ہے لیکن حیا ایسی دولت ہے کہ اس سے خیر و بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے، بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں!

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَیَاءُ کُلُّهُ خَیْرٌ ، وَالْحَیَاءُ لَا یَأْتِی إِلَّا بِخَیْرٍ))

''حیاء سراسر بھلائی ہی ہے، اور حیاء بھلائی ہی لے کر آتا ہے۔''

صحیح مسلم ، کتاب الإیمان ، باب شعب الإیمان ، ح: 37

چنانچہ اس معاشرے میں بھی اور اللہ کے ہاں بھی سرخرو ہونے کے لیے حیا کو اپنائیں، بے حیائی سے دُور دُور کا تعلق بھی نہ رکھیں، تاکہ آپ کو دونوں جہان میں ندامت نہ اٹھانا پڑے۔

2......عورت؛ سب سے بڑا فتنہ:

سب سے پہلے ہمیں یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اس اُمت کا سب سے بڑا فتنہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَرَکْتُ بَعْدِی فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))

''میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔''

صحیح البخاری ، کتاب النکاح ، باب ما یتقی من شؤم المرأة ، ح: 5096۔ صحیح مسلم ، کتاب الرقاق ، باب أکثر أهل الجنة الفقراء وأکثر أهل النار النساء وبیان الفتنة بالنساء ، ح: 2740

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فتنہ اس لیے قرار دیا ہے کہ یہ جس انسان کو ورغلا لے، وہ اپنے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کردار اور ایمان؛ دونوں کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے اور شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار بھی یہی ہے۔ عورت ہر دور میں سب سے بڑا فتنہ رہی ہے۔ اس کی خاطر بہت سے بادشاہوں کی آپس میں جنگیں تک ہوئی ہیں۔ یہ ایسی چیز ہے کہ اچھے بھلے انسان کو ناکارہ بنا دیتی ہے اور خود کم عقل ہونے کے باوجود اپنی چالاکیوں کے ساتھ بڑے سے بڑے عقلمند شخص کو بھی بیوقوف بنا دیتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ))

''باوجود دین اور عقل میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک عقلمند اور تجربہ کار آدمی کو بیوقوف بنانے والا نہیں دیکھا۔''

صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الأقارب، ح: 1462

موجودہ صورتِ حال بالکل اسی بات کی عکاسی کر رہی ہے کہ عوام نے لاکھوں کروڑوں افراد میں سے جن کو چنیدہ اور باصلاحیت لوگ سمجھ کر ایوانِ اقتدار میں بھیجا؛ وہ عورت کے دامِ فریب میں آ گئے۔ یہ سب تبھی عمل میں آتا ہے جب بندہ اپنا مقام اور حیثیت بھول کر گھٹیا کام کرنے لگتا ہے۔

3......نامحرم کے ساتھ خلوت سے اجتناب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی رُسوائی سے بچنے کا بہترین نسخہ یہ بتایا ہے کہ نامحرم عورت کے ساتھ خلوت ہی اختیار نہ کی جائے۔ کسی غیر محرم مرد وعورت کا خلوت میں ایک ساتھ ہونا بہت بڑا فتنہ ہے۔ یہ ایسا موقع ہوتا ہے کہ شیطان کے ہاتھ انہیں ایک دوسرے کی طرف مائل کرنے کا بہترین موقع لگ جاتا ہے، کیونکہ وہ یقینی طور پر موجود ہوتا ہے۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ إِلَّا کَانَ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطَانُ))

''جو بھی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے تو لازماً ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب الرضاع، باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات، ح: 1171

جب انسان خود ہی شیطان کو موقع دے گا تو گناہ اور رُسوائی سے کیسے محفوظ رہ سکے گا؟ بدقسمتی سے آج کا مسلمان کسی بھی معاملے میں نقصان کا شکار تب ہی ہوتا ہے جب وہ اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں اور قوانین پر عمل نہیں کرتا، کیونکہ اسلام نے تو انسان کی جان، مال اور عزت محفوظ رکھنے کے ایسے ایسے قوانین مہیا کیے ہیں کہ جن کی کوئی نظیر اور مثال نہیں مل سکتی۔ لہٰذا اپنی عزت اور کردار کو پاکیزہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ عورت کے فتنے سے خود کو کامل طور پر بچا کر رکھیں۔

4......بے مقصد امور سے اجتناب:

حکمرانوں کو بالخصوص اور عوام کو بالعموم یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ مسلمان کی زندگی کا ایک بھی لمحہ بے مقصد، فضول اور لغو کاموں میں گزرنے کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ماننے والوں کو سابقہ تمام اُمتوں پر فضیلت و فوقیت اسی بناء پر عطا کی ہے کہ ان پر بڑی بھاری ذمہ داری ڈالی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کی بندگی کریں اور معاشرے کی اس انداز میں اصلاح کریں کہ سبھی کی آخرت سنور جائے۔ اتنے عظیم مقصد کے حامل لوگ اگر اپنا وقت فضول اور لغو کاموں میں برباد کرنے لگیں تو پھر وہ شان و رِفعت اور فضیلت و فوقیت کہاں برقرار رہے گی؟! بلکہ نبی ﷺ نے تو اس فعل کو اسلام ہی کے منافی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ))

''آدمی کے اسلام کا حسن اسی میں ہے کہ وہ فضول اور بے فائدہ باتوں کو ترک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کردے۔''

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب الزهد، باب من حسن الاسلام المرء. . . الخ، ح: 2317 ۔ سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب کف اللسان فی الفتنة، ح: 3976

اس لیے کہ یہ کسی مسلمان کے شایانِ شان ہی نہیں ہے کہ وہ سرکارِ دوعالم ﷺ کا پیروکار رہو اور فضول و بے مقصد کاموں میں زندگی برباد کررہا ہو!

اس کا بلند منصب اور مقام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ لایعنی امور سے مکمل طور پر کنارہ کش رہتے ہوئے بامقصد اور مفید زندگی گزارے۔

5......گناہ سے بچنے میں اپنے نفس پر ضبط:

جنت ایسی نہیں ہے کہ انسان سمجھے کہ میں اپنی خواہشات پر بھی بے دریغ عمل پیرا رہوں اور جنت کا حق دار بھی ٹھہر جاؤں، بلکہ جنت تو ایسا انعام ہے کہ جو اسی کو ملے گا جو امتحان میں کامیاب ہوا ہوگا۔ اگر امتحان میں شدید محنت کرکے کامیاب ہونے والا اور محنت نہ کرنے کی وجہ سے ناکام ہونے والا؛ دونوں یکساں ہوجائیں تو پھر جزا وسزا کا تصور ہی چہ معنی دارد؟! لہٰذا کچھ پانے کے لیے محنت تو کرنا ہی پڑے گی۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اور جنت دیکھ کر آؤ۔ وہ گئے اور واپس آکر کہا:

أَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا.

''اے میرے رب! اس (جنت) کا تو جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہوکر رہے گا۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے ناپسندیدہ کاموں سے ڈھانپ دیا (یعنی جبرائیل علیہ السلام کو یہ دکھایا کہ اس جنت میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو ایسے اعمال بجالائیں گے جو انہیں پسند نہیں ہوں گے، مثلاً اللہ و رسول کی فرماں برداری کے کام اور شیطان کو ناراض

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرنے والے کام)۔ اس کے بعد فرمایا: جبرائیل! اب جاؤ اور دیکھ کر آؤ۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام گئے اور واپس آ کر کہا:

أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ.

''اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے خدشہ لاحق ہو گیا ہے کہ کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔''

(کیونکہ اللہ کو راضی کرنے والے اعمال بظاہر انسان کو پسند نہیں ہوتے جبکہ شیطانی کام سارے ہی اسے بہت خوش نما اور مرغوب لگتے ہیں)۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا اور فرمایا: اے جبرائیل! جاؤ اور جہنم دیکھ کر آؤ۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام گئے اور واپس آ کر کہا:

أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا.

''اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس کا تو جس نے بھی سنا، وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جہنم کو خواہشات اور لذت والے کاموں سے ڈھانپ دیا (کہ اس میں وہ لوگ آئیں گے جو خواہشات کے غلام بن جائیں گے اور فقط اپنی لذت کی خاطر اللہ و رسول کے فرامین کو بھول جائیں گے) اور فرمایا: جبرائیل! اب جاؤ اور دیکھ کر آؤ۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام گئے اور واپس آ کر کہا:

أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا.

''اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے تو یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی ایک بھی پیچھے نہیں رہے گا۔''

[حسن صحيح] سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في خلق الجنة والنار، ح: 4744

معلوم ہوا کہ جنت اسی کو حاصل ہوگی جو اپنی خواہشات کی قربانی دے گا اور اپنے نفس پر کنٹرول رکھتے ہوئے اسے اللہ و رسول کے فرامین کا تابع بنا دے گا، اور اگر کوئی شخص اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے برعکس نفس کا غلام بن گیا اور خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہوئے اللہ ورسول کو بھول گیا، تو اس کا انجام بہت برا ہوگا۔

6......عذاب کا خوف اور جنت کی اُمید:

مسلمان کو اپنا کردار پاکیزہ رکھنے کے لیے دیگر عوامل کے ساتھ یہ بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ بے حیائی کے ارتکاب سے جہنم جبکہ اس سے اجتناب پر جنت حاصل ہوگی۔ اس کے لیے نبی کریم ﷺ کے درج ذیل فرامین ہر وقت ہر مسلمان کے ذہن نشین رہنے چاہئیں۔ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((......فَإِذَا بَيْتٌ مَبْنِيٌّ عَلَى بِنَاءِ التَّنُّورِ ، أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ ، يُوقَدُ تَحْتَهُ نَارٌ ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ ، فَإِذَا أُوقِدَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى يَكَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا ، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: هُمُ الزُّنَاةُ))

"مجھے (معراج کی رات) ایسے گھر کے پاس لائے جو تنور کی شکل میں بنا ہوا تھا، اس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا کشادہ تھا۔ اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ جب اس میں آگ دہکائی جاتی تو وہ سب اوپر کو اُچھلتے، جیسے وہ باہر نکل پڑیں گے، لیکن جب آگ مدھم پڑتی تو وہ واپس اس میں چلے جاتے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرشتے نے بتایا: یہ زنا کرنے والے لوگ ہیں۔"

[إسناده صحيح] مسند أحمد: 20165

اور سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ))

"جو شخص مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان والے عضو (یعنی زبان) اور اپنی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوٹانگوں کے درمیان والے عضو (یعنی شرمگاہ کے جائز استعمال) کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ح: 6474

جب ایک حقیقی مسلمان کے دِل میں ہمیشہ جہنم کا خوف اور جنت کا طمع رہے تو بہت سے گناہوں سے وہ خود ہی محفوظ رہے گا۔

7......دوستی نیک لوگوں کے ساتھ رکھیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّجُلُ عَلٰى دِينِ خَلِيلِهٖ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ))

''آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہی ہوتا ہے، سوتم میں سے (ہر) شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کسے دوست بناتا ہے۔''

[حسن] سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس، ح: 4833 ـ سنن الترمذي، أبواب الزهد، باب منه، ح: 2378

فارسی کا مقولہ ہے: ''صحبت صالح ترا صالح کند، صحبت طالح ترا طالح کند۔'' یعنی نیک صحبت آپ کو نیک اور بری صحبت آپ کو برا بنا دے گی۔ صحبت اور مجلس سے انسان اپنے ساتھی کی عادات اور رنگ ڈھنگ اختیار کر لیتا ہے، پھر دھیرے دھیرے اس کی محبت بھی دِل میں گھر کر جاتی ہے اور معاملہ دِین وعقیدے تک جا پہنچتا ہے، اس لیے صاحب ایمان کے علاوہ فاسق وفاجر کی صحبت سے گریز کرنا چاہیے، تاکہ دنیا میں بھی رُسوائی سے محفوظ رہے اور آخرت میں بھی ندامت نہ اٹھانا پڑے۔

8......محبت فقط رضائے الٰہی کی خاطر:

حقیقی مسلمان کو یہ بات زیب ہی نہیں دیتی کہ اس کی محبت اور نفرت کا معیار دُنیوی اغراض ہوں، بلکہ اسے تو فقط رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر ہی کسی سے محبت رکھنی چاہیے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور نفرت کا معیار بھی اسے ہی بنانا چاہیے۔ اللہ کے لیے محبت کرنے سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص آپ کو فقط اس لیے پسند ہو کہ وہ اللہ کا بہت نیک بندہ ہو، یا وہ اخلاقی طور پر بہت اچھا ہو یا اس کی کوئی بھی نیکی آپ کو بہت پیاری لگتی ہو اور آپ اس کی وجہ سے اس سے محبت کرتے ہوں اور اللہ کی خاطر ناراضگی رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی شخص سے صرف اس لیے ناراض رہیں کہ وہ اللہ کا نافرمان بندہ ہو اور آپ کے لاکھ سمجھانے پر بھی وہ باز نہ آتا ہو تو اسے سیدھی راہ پر لانے کے لیے اس سے قطع تعلق ہو جانا، یا پھر آپ کسی ایسی مجلس اور تقریب میں شرکت نہ کرنا کہ جہاں اللہ کی نافرمانی کے کام ہونے کا امکان ہو خواہ وہ کتنا بھی قریبی کیوں نہ ہو، یا کسی رسم ورواج اور برائی کو ختم کرنے کے لیے رشتے داروں کی ناراضگی مول لینا، غرضیکہ وہ تمام صورتیں جن سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہو وہ اس میں شامل ہیں۔ اللہ کی خاطر کسی سے ناراضگی رکھنے پر لوگوں اور عزیز واقارب کے دِلوں میں نفرت تو پیدا ہوتی ہی ہے لیکن یہ عارضی اور فانی ہے، اس کا دائمی انعام تو وہ ہے جو نبی مکرم ﷺ نے بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت فرمائے گا:

((أَيْـنَ الْـمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي))

''میرے جلال وعظمت کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج کہ جس دِن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے، میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دیتا ہوں۔''

صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فی فضل الحب فی الله، ح: 2566

جب ہم فضول محبتوں میں اپنا وقت، جان اور مال برباد کرنے سے گریز کرنے لگ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ سرخروئی بھی عطا کرے گا اور حقیقی محبت سے بھی سرفراز فرمائے گا۔

9......اچھی رائے عامہ پیدا کیجیے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلأَ اللّٰهُ أُذُنَيهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيراً وَهُوَ يَسْمَعُ ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلأَ اللّٰهُ أُذُنَيهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا وَهُوَ يَسْمَعُ))

''جنتی شخص وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ تعالیٰ لوگوں کی اچھی تعریف سے بھر دیتا ہے اور وہ (اپنی تعریف کو) سن رہا ہوتا ہے اور جہنمی شخص وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ تعالیٰ لوگوں کی بری تعریف سے بھر دیتا ہے اور وہ (اپنی برائی) سن رہا ہوتا ہے۔''

[حسن صحیح] سنن ابن ماجه ، كتاب الزهد ، باب الثناء الحسن ، ح: 4224

کانوں کو اچھی تعریف سے بھر دینے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نیک ہو اور اچھے اخلاق و کردار کا مالک ہو، تو ایسے شخص کی ہر کوئی تعریف کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ لوگوں کی تعریفیں لوگوں کے ذریعے ہی اس کے کانوں تک بھی پہنچا دیتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے۔ لہٰذا ایسے کارنامے انجام دیں کہ جو عوام میں آپ کے اچھے تعارف کا باعث بنیں، نہ کہ ایسے کرتوت کریں کہ عوام میں اپنی رُسوائی کا شہرہ کر لیں۔

اسی طرح اپنی ذات کو ایسا بنانا چاہیے کہ آپ کا نام آتے ہی لوگوں کے دِل میں احترام اُمڈ آئے، نہ کہ اپنی زبان اور کردار ایسا بنالیں کہ آپ کا نام آتے ہیں لوگوں کی زبانیں منفی تبصرے کرنے لگیں۔ بدقسمتی سے مقتدر طبقے میں بہت سے اربابِ اختیار واقتدار ایسے بھی ہیں جنھوں نے اچھی بات نہ کرنے کی قسم اٹھا رکھی ہے۔ بسا اوقات تو اسلامی امور اور دِین دار طبقے سے کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے انتہائی گھٹیا انداز اپنا لیتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اسی کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے رُسوائی کا باب کھول دیا ہو۔ ایسے لوگوں کو رب کے حضور میں توبہ کرنی چاہیے اور دوسروں پر زبانِ طعن دراز کرنے سے پہلے اپنے اعمال و کردار کو درست کرنا چاہیے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟))

''کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور بُرے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں؟''

لوگ خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی بات فرمائی، تو ایک آدمی بولا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ہمیں ہمارے اچھے اور بُرے شخص کے بارے میں بتلایئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لاَ يُرْجَى خَيْرُهُ وَلاَ يُؤْمَنُ شَرُّهُ))

''تم میں سے اچھا وہ ہے جس سے خیر و بھلائی کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جاسکے اور تم میں سے بُرا شخص وہ ہے جس سے نہ تو خیر و بھلائی کی امید کی جاسکے اور نہ ہی اس کے شر سے محفوظ رہا جاسکے۔''

[صحيح] سنن الترمذی، أبواب الفتن، ح: 2263

10......اپنی عزت اور منصب کا پاس ولحاظ:

انسان جس قدر بڑے منصب اور مقام پر ہوتا ہے اس پر ذمہ داری بھی اسی قدر بڑی عائد ہوتی ہے، اس کی مسؤلیت بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے اور اسے ہر معاملے میں احتیاط بھی اسی قدر زیادہ کرنی چاہیے۔ لیڈر کو تو ہر قدم پھونک پھونک رکھنا چاہیے کہ اس کی رُسوائی سے قوم کی ایک کثیر تعداد دِل شکستہ ہو جاتی ہے اور سبھی کو ندامت اٹھانا پڑتی ہے۔ لیڈر اگر باکردار ہو تو اس کی بڑی فضیلت ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لیڈر کی عزت کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے قرار دیا ہے، جیسا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِی الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ ، وَحَامِلِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْـقُـرْآنِ غَيْـرِ الْـمُـغَـالِـي فِيـهِ وَالْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ))

”بلاشبہ بوڑھے مسلمان، غُلو وتقصیر سے بچنے والے صاحبِ قرآن اور منصف حکمران کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں سے ہیں۔“

[حسن] سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی تنزیل الناس منازلهم، ح: 4843

چنانچہ لیڈر کو خود بھی اپنے شرف وفضل کا پاس ولحاظ رکھنا چاہیے اور اسے یہ احساس بھی ہونا چاہیے کہ میری غلطی عام آدمی کی غلطی جیسی شمار نہیں ہوگی۔ حیرت کی بات ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے تو لیڈرز کو اس قدر شرف ومقام دیا ہے لیکن وہ خود ہی اسے سنبھالنے اور برقرار رکھنے کی زحمت گوارا نہیں کر رہے!

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com